روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 30 نومبر 2002ء 24 رمضان 1423 ہجری - 30 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 274

اللہ کا ولی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اسے جنگ کا چیلنج دے دیتا ہوں-

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6021)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے- دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دور بھاگتا ہے- یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں- ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو- اور نہ مفید ہو سکتی ہے- جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو- اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے- تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے- اور پھر بار بار فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا- غرض معرفت فضل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے- فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے- اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے-

(لیکچر سیالکوٹ- روحانی خزائن جلد 20ص 221)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں 28 نومبر 2002ء کی اطلاع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی جسمانی کمزوری آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے- ڈاکٹر کی رائے میں کمزوری دور ہونے میں وقت لگے گا- 28 نومبر کی شام کو ڈاکٹر جیننگز جنہوں نے حضور کی اینجو پلاسٹی کی تھی نے معمول کا معائنہ کیا اور حضور انور کے دل کی حالت کو تسلی بخش قرار دیا- الحمدللہ- اور ادویات میں چند تبدیلیاں تجویز کیں-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے دفتر تشریف لا کر اپنے معمولات کی ادائیگی فرما رہے ہیں-

احباب جماعت حضور انور کی جلد اور کامل صحت کیلئے رمضان کے ان دنوں میں دعاؤں، صدقات اور نوافل پر خاص طور پر زور دیں- مولا کریم محض اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام کو جلد شفاء کاملہ سے نوازتے ہوئے صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے- آمین

محبوب کی عنایات اور توجہات کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:

عاشقانہ نیاز میں ضرور ہے عاشق اپنے محبوب کے سامنے عشق میں بھوک اور پیاس بھی دیکھے نہایت درجے کے اس عزیز کو بھی جس کی نسبت لکھا ہے انسان ماں باپ چھوڑ کر اس سے متحد اور ایک جسم ہوگا کچھ دیر کے لئے ترک کرے اور جہاں یقینی طور پر سن لیا ہو کہ میرے محبوب کی عنایات اور توجہات کا مقام ہے- دوڑتا کودتا سر کے عمامے اور ٹوپی سے بے خبر پہنچے پروانہ وار وہاں فدا ہو کہیں دشمنوں کی روک ٹوک کی جگہ سن پائے تو وہاں پتھر چلا دے یہی مجمل حقیقت روزے اور حج کی سمجھو-

(فصل الخطاب صفحہ 48)

کمپیوٹر کورسز خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا آغاز کیا جا رہا ہے- داخلہ کے خواہشمند اپنی درخواستیں 5 دسمبر 2002ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں- داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے-

1- ٹائپنگ اردو- انگلش
دورانیہ 1 ماہ فیس کورس-/300 روپے

2- ونڈوز کا تعارف
دورانیہ 1 ماہ فیس کورس-/300 روپے

3- کمپوزنگ (انگریزی- اردو)
Inpage,MS Word
دورانیہ 2 ماہ فیس کورس-/1000

4- ای کامرس
Html,VBScript,ASP
دورانیہ 3 ماہ فیس کورس-/3000

انٹرویو 5 دسمبر کو 2:30 بجے سہ پہر ہوگا- نتائج کا اعلان 9 دسمبر اور کلاسز کا آغاز 10 دسمبر 2002ء کو ہوگا- پہلے دو کورسز صبح کے وقت جبکہ تیسرا اور چوتھا کورس شام کے وقت ہوگا-

(شعبہ کمپیوٹر خدام الاحمدیہ پاکستان)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1950ء ②

29 مئی حضور نے ربوہ میں اپنے ذاتی مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔

31 مئی حضور نے ربوہ میں مندرجہ ذیل عمارات کا سنگ بنیاد رکھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول، قصر خلافت، دفاتر تحریک جدید، دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ دفاتر لجنہ اماء اللہ

5 جون تا 21 ستمبر حضور کا سفر کوئٹہ و سندھ

15 جون مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے لینڈی (مشرقی افریقہ) میں پہلی احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

15 جون کشمیر کے محاذ پر جنگ بندی کی وجہ سے 15 جون کو فرقان بٹالین کی سبکدوشی کے احکام جاری کر دیئے گئے۔ 17 جون کو سرائے عالمگیر میں ایک خصوصی تقریب میں پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے بٹالین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

17 جون یکم رمضان سے حضور نے کوئٹہ میں سورۃ مریم سے درس قرآن کا آغاز کیا جو بارہ روز مسلسل جاری رہا نیز رمضان کے اختتام پر بھی درس دیا۔

21 جون حضرت پیر منظور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 6 فروری 1892ء) آپ حضرت مسیح موعود کی بہت سی کتب کے پہلے ایڈیشن کے کاتب اور قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔

جون حضور کی ذاتی لائبریری چنیوٹ سے ربوہ منتقل کر دی گئی۔

جون حضرت سید محمد قاسم میاں بخاری شاہ جہانپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1894ء)

جون گلاسگو میں بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے تمام بڑے بڑے سماجی اور مذہبی لیڈروں کو احمدیت کا لٹریچر بھجوایا۔

7 جولائی ہالینڈ میں بیت الذکر ہیگ کے لئے حکومت کی طرف سے زمین کے قطعہ کی باقاعدہ منظوری دے دی گئی۔ حضرت مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ یہ بیت الذکر احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی جائے۔ اور ایک لاکھ روپے کی تحریک کی مگر عورتوں نے 143664 روپے پیش کر دیئے۔

20 جولائی حضرت بابا حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1898ء) وہ دفتری ریکارڈ کے مطابق پہلے موصی تھے۔

یکم اگست حضور نے کوئٹہ میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا جس میں سول اور ملٹری کے اعلیٰ افسر بھی شامل تھے۔

9 اگست حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903ء) آپ ربوہ میں لوئر مڈل سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود کے بچوں کے استاد تھے۔

20 اگست حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء)

اگست ہالینڈ مشن کے زیر اہتمام یورپ کے مربیان کی سہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یورپ میں دعوت حق کی مہم تیز کرنے کے لئے تجاویز زیر غور آئیں۔

اگست گلاسگو میں بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے سائیکلوسٹائل مشین سے ماہوار رسالہ مسلم ہیرلڈ جاری کیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 233)

قادیان دارالامان میں 1905ء کی عید الفطر کا قلمی منظر

اخبار "بدر" 7 دسمبر 1905ء نے اخبار "الحکم" کے حوالہ سے لکھا

" 28 نومبر 1905ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ تکونڈی ضلع سیالکوٹ، ضلع ہوشیار پور، ضلع جالندھر، ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

حسب معمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پُر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا کہ **الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی 23 سالہ زندگی اور صحابہ کرام کی مساعی جمیلہ اس کی تفسیر۔**

اس دعویٰ کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلف دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے۔ خطبہ پانچویں رکوع پر تھا۔ اس لئے پہلے تمہید کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر (مومنوں) کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن باوجودیکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ حالت موجودہ علما۔ صلحاء۔ امراء کے نظارہ سے دکھائی۔ اور بتایا کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضاء تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورت امام پر بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے برومند ہونے کی راہیں دکھائیں قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے۔ جو حضرت حکیم الامت نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی یہی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء دو گھنٹہ تک خطبہ پڑھا"

یاد رکھ لیک کہ غلبہ نہ ملے گا جب تک
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو

(کلام محمود)

قلب سلیم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم مبارک اعجاز رقم سے:۔

"خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے **کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔** گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے:۔

من زہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بد حالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
واز درون من نجست اسرار من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکر ادا کر سکوں۔ تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں۔ اور اس زمانہ میں بھی جب کہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے۔ میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہئے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 57 اشاعت 15 مئی 1907ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محمد ادریس شاہد صاحب سابق امیر ومشنری انچارج برکینا فاسو

بورکینا فاسو میں دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات

خدا کے فضل سے خاکسار کو 1990ء سے 1998ء تک بورکینا فاسو میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی اس دوران خدا کے فضل سے 12 لاکھ سے زائد افراد کو پیغام حق قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی- احباب کرام سے ملاقاتوں کے دوران شدت سے اس بات کا احساس ہوتا تھا کہ خداتعالیٰ نے یہاں کی زمین کو ایک عرصہ سے اپنے پیغام کے قبول کرنے کی خاطر تیار کر رکھا تھا-

زمین کی پہلے سے تیاری

جنوری 1990ء میں خاکسار بورکینا فاسو پہنچا معلوم ہوا کہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے وقت میں جب آپ ہمسایہ ملک غانا میں امیر و مربی انچارج تھے یہاں احمدیت کا پودا لگا تھا- 1951ء میں یہاں پر کچھ احباب کو پیغام حق قبول کرنے کی سعادت ملی یہ بھی معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے پہلے بزرگ وداگو محمدی صاحب اب تک حیات ہیں- پہلے ہی دورہ میں خاکسار نے ان کے گاؤں جاکر ان سے ملاقات کی اس وقت ان کی عمر 120 سال تھی انہوں نے بتایا جب وہ اٹھارہ بیس سال کی عمر کے تھے تو ہر طرف مشہور ہوگیا کہ امام الزمان کا وقت ہو چکا ہے اور وہ آچکے ہیں چنانچہ اکثر لوگوں نے گھوڑے خریدے اور نیزے بھی تیار کئے- میرے والد صاحب نے بھی دو گھوڑے خریدے- مگر بہت انتظار کیا کسی طرف سے حضرت امام الزمان کے آنے کی کوئی خبر نہ ہوئی وقت کے ساتھ ساتھ تمام گھوڑے بھی ضائع ہوگئے- بالآخر ہمیں گھانا سے حضرت مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں 1951ء میں خبر ملی مگر یہ خبر لوگوں کے تخیلات کے برعکس تھی اس لئے بہتوں نے قبول نہ کیا ہمیں خدا نے توفیق دے دی ہم نے قبول کرلیا-

ایک دفعہ ہمارا ایک وفد ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جہاں پر ایک بہت معروف بزرگ شیخ علی گزرے تھے- بہت بڑی مسجد تھی بھری محفل میں بات شروع ہوئی- امام صاحب نے جب یہ بات سنی کہ حضرت امام الزمان آچکے ہیں تو فرمایا آپ لوگ یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ حضرت امام الزمان آچکے ہیں- ان کو بتایا گیا ہاں! یہی پیغام لائے ہیں- فرمایا بیٹھ جاؤ اور ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں ان کی بیعت لکھو حیرانگی ہوئی کہ ابھی تو بات بھی مکمل نہیں ہوئی چنانچہ اصرار کیا گیا کہ بات تو پوری سن لیں تا کہ آپ کو علم ہو جائے کہ امام الزمان کون تھے؟ کہاں آئے؟ اس پر امام صاحب نے فرمایا ہمیں اس کی فی الحال ضرورت نہیں یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی ہمیں تو ہمارے شیخ صاحب بتا گئے تھے کہ حضرت امام الزمان کا وقت ہو چکا ہے اب ان کا ظہور ہونے والا ہے مگر یہ مت خیال کرو کہ حضرت امام الزمان ہمارے ملک میں خود آئیں گے- خود نہیں آئیں گے بلکہ ان کے شاگرد آکر پیغام دیں گے- اگر آج کوئی شخص یہاں کھڑا ہو اور یہ اعلان کرے کہ امام الزمان ہے ہم اسے کبھی نہ مانیں گے- لیکن چونکہ آپ کی آمد ہمارے شیخ صاحب کی بات کے عین مطابق ہے اس لئے ہماری بیعت قبول کی جائے-

ایک دفعہ ہم Koadogou کودگو کے قریب ایک گاؤں پہنچے- یہاں جانے کا واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے وہاں پہنچے ایک دو افراد سے مل کر امام صاحب کو بلوایا- عصر کے بعد کا وقت تھا ایک گھر کے سامنے چھپر کے سایہ میں بیٹھ گئے امام صاحب نے اپنے قریبی افراد کو بھی بلالیا اور ہم سے وہاں آنے کا مقصد پوچھا-

خاکسار نے کھڑے ہوکر حاضرین کے سامنے اپنے سفر کی غرض مختصر طور پر بیان کرنا شروع کی ہمارے ایک معلم مکرم ابراہیم کنزا صاحب ترجمہ کررہے تھے-

امام صاحب نے جونہی حضرت امام الزمان کی آمد کی خبر سنی فرمایا ٹھہرو! آپ لوگ گویا یہ خبر لے کر آئے ہیں کہ امام الزمان آچکے ہیں! میں نے عرض کیا ہاں! فرمایا بیٹھ جاؤ! یہ سن کر پریشانی تو ہوئی مگر بات چھوڑ کر بیٹھ گئے فرمایا ہم اس وقت جو پندرہ سولہ افراد یہاں بیٹھے ہیں ہمارے نام لکھو اور ہماری طرف سے حضرت امام الزمان کو سلام پہنچا دو- خاکسار نے عرض کیا ذرا ہماری بات تو سن لیں امام الزمان کون تھے کہاں آئے ان کے ساتھ کیا ہوا فرمایا ہمارے پاس وقت نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود وفات پاچکے اب تو ان کے چوتھے خلیفہ ہیں-

فرمایا خلیفہ بھی تو ان کے ہی ہیں چنانچہ ہم نے نام لکھے یہ بات ختم ہوئی- تقریباً ایک ماہ بعد پھر اس علاقے کا دورہ ہوا اس گاؤں بھی گئے تا کہ ان کو بتا دیں کہ ان کا سلام جا چکا ہے- آپ تفصیل سے باتیں کریں جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا جس روز شام کو ہم آئے تھے اگلے روز صبح امام صاحب اس دنیا سے کوچ کر گئے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے- زہے قسمت!

عالمی بیعت کی سکیم کے بعد

1992-93ء میں ہماری دعوت الی اللہ کی مہمات بہت کم پھل لا رہی تھیں آٹھ ماہ سے زائد وقت گزر گیا صرف ایک ہزار پھل بھی حاصل نہ ہوئے-

ادھر سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ سے اشارہ پاکر عالمی بیعت کی سکیم کا اعلان فرما دیا- اور ہمارے ذمہ دس ہزار پھل حاصل کرنے کا ٹارگٹ لگا- کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا ہوگا- آٹھ ماہ سے زائد کی مدت میں ایک ہزار پھل بھی حاصل نہیں ہوئے اب باقی تقریباً تین ماہ میں دس ہزار کیسے ہوں گے- لیکن چونکہ خداتعالیٰ کے فضل کی نگاہیں اٹھ چکیں تھیں اس لئے ہر طرف سے پھل آنے شروع ہوئے اور نتیجتاً خداتعالیٰ نے تیرہ ہزار سے بھی زائد پھل عطا فرمادیئے-

جب ہم دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں نکلتے تھے تو واپس پر پھلوں کا شمار سینکڑوں میں ہوتا تھا- ایک دفعہ مجھے شوق آیا اور میں نے تمام دوستوں کے سامنے خداتعالیٰ سے عہد کیا جس دورہ میں ایک ہزار یا اس سے زائد پھل ملیں گے- واپسی پر بطور شکرانہ خاکسار ایک بکرا ذبح کرے گا-

اس کے بعد ایک بار ہم دورہ پر نکلے تمام مقامات جن کا پروگرام تھا طے کیے- ہر جگہ پر خداتعالیٰ نے خوشیاں عطا فرمائیں اختتام پر خاکسار نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ذرا گنو کتنے پھل ہوئے ہیں مجھے امید ہے کہ اس دفعہ خداتعالیٰ نے ہمیں شکرانہ ادا کرنے کے قابل کر دیا ہے- جب گنتی کی گئی تو 997 پھل تھے- یعنی ایک ہزار میں سے صرف تین کم- بہت اشتیاق بڑھا- طے شدہ پروگرام ختم ہو چکا تھا اور واپسی کا وقت تھا- خاکسار نے اپنے ساتھی سے کہا کہ واپسی پر راستے میں کسی گاؤں کا انتخاب کروں جہاں ہم پیغام دیں تا کہ اگر تین پھل بھی مزید مل جائیں تو ہزار کی تعداد پوری ہو جائے گی- چنانچہ ہم نے متعدد جگہوں پر سٹاپ کیا مگر ایک بھی پھل نہ ملا اور ہم 997 کے ساتھ ہی واپس پہنچے- واپسی پر خاکسار نے سوچا کہ یہ تعداد بھی تقریباً ایک ہزار کے الفاظ سے تو ادا کی جاسکتی ہے اس لئے ہم شکرانہ ادا کریں گے- خداتعالیٰ نے قبولیت بخشی اور اس کے بعد کبھی بھی ایک ہزار سے کم پھل نہ ملے Koadogou اور Dedougou کے درمیانی علاقہ میں مہمات کا آغاز ہوا خداتعالیٰ نے غیر معمولی کامیابیوں سے نوازا اس علاقہ میں بعض مقامات مذہبی لحاظ سے بہت اہم ہیں شروع میں ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ان کو نہ چھیڑا جائے کہ ان کے اردگرد کے علاقہ کو فتح کرکے ان کے پاس جایا جائے- ایک گاؤں کے امام صاحب نے جو خود اپنے تمام احباب کے ساتھ پہلے ہی بیعت کر چکے تھے رائے دی کہ آپ فلاں گاؤں میں ضرور جائیں کیونکہ ہمارے علاقے کے اچھے عالم وہیں ہیں اور علاقہ کے اکثر بیوت کے ائمہ انہیں کے شاگرد ہیں اور وہ لوگ قبول کرلیں تو سب پکے ورنہ اگر کسی وقت انہوں نے انکار کر دیا تو شاگرد بھی گئے-

وہ کافی بڑا گاؤں ہے آبادی کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ ایک ہی مسلک سے تعلق رکھنے والی نو مساجد ہیں جو پانچوں وقت نمازیوں سے بھرپور ہوتی ہیں-

امام صاحب مذکور کی رائے نے ہمارا رخ پھیرا اور ہم عصر کی نماز کے بعد وہاں بڑے امام صاحب کے پاس حاضر ہوئے- ان کو اپنی آمد کا مقصد بتایا تو انہوں نے حسب روایت اپنی مشاورتی کمیٹی کو بلالیا جس میں دیگر افراد کے علاوہ تمام ائمہ بھی تھے-

مرکزی بیت الذکر کے ساتھ سایہ دار جگہ میں بیٹھ گئے اور ہمیں اپنی آمد کا مقصد بیان کرنے کو کہا- ہم نے مختصر طور پر اظہار خیال کیا- کچھ سوالات ہوئے ان کا جواب بھی ہوگیا- اس کارروائی کے کے بعد انہوں نے آپس میں مشورہ کیا- ایسے مواقع پر ہمیں خدا کے فضل سے خوب دعا کا موقع ملتا تھا- خاص طور پر دعا کی- مشورہ کے دوران وہ لوگ ایسے کرخت انداز میں گفتگو کر رہے تھے اور جو زبان بول رہے تھے وہ ہمارے اراکین وفد میں سے کسی کو نہ آتی تھی حاجت سے باہر گئے راستے میں میں نے ڈرائیور سے کہا کہ آج تو خدا خیر کرے ان لوگوں کی انداز گفتگو سے خطرہ ہو رہا ہے کہ آج ہماری خوب پٹائی ہوگی- ڈرائیور ہنسا اور کہنے لگا میں ان کی زبان بول نہیں سکتا سمجھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ جلد ہمیں بہت بڑی خوشخبری ملے گی-

چنانچہ خداتعالیٰ نے فضل فرمایا ہم واپس آئے گفتگو ابھی جاری تھی- چند منٹ بعد بڑے امام صاحب مجھے مخاطب ہوکر بولے- ''ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب کی بیعت تو آپ ابھی لے لیں باقی گاؤں بعد میں ہوتا رہے گا-''

حضور انور کی دعائیں

یوں تو ابتدائی دنوں سے ہی ہر کام شروع کرنے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی جاتی اور حضور انور کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں-

بعض مواقع پر خاص طور پر پیارے آقا کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آسمان سے رحمت کی برسات اترتی نظر آئی مثلاً ایک دفعہ ہمیں معلوم ہوا کہ Tenko Dougou تنکو دوگو کے قریب ایک گاؤں ہے جس میں مغربی افریقہ کے اول نمبر کے جادوگر رہتے ہیں- خاکسار نے اس گاؤں کے لئے دعوت الی اللہ کی مہم تیار کرلی اور ساتھ ہی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست بذریعہ فیکس بھجوا دی- چند گھنٹوں کے بعد جواب موصول ہوا کہ 'ضرور جائیں خداتعالیٰ آپ کے ساتھ ہو وہاں پر اپنے دائیں بائیں کا خیال رکھیں تا کسی کو شرارت کا موقعہ نہ ملے'-

یہ جواب پڑھ کر ہم دلیر ہوگئے وہاں پر اطلاع تو بھجوائی جاچکی تھی حسب پروگرام ہمارا وفد وہاں پہنچ گیا-

اس گاؤں کی آبادی کے دو حصے ہیں ایک حصہ میں مسلمان آباد ہیں اور دوسرے حصے میں جادوگر- ہم مسلمانوں کے حصہ میں امام صاحب کے پاس گئے- ان کو بھی آمد کی اطلاع تھی- رات کو مسجد کے سامنے کھلے میدان میں دعوت الی اللہ کی محفل بجی- حاضری وہاں پر بھی کافی تھی مزید سپیکر کے ذریعہ دور دور تک آواز پہنچانے کا بھی انتظام تھا- حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہم نے اپنے اراکین وفد کو حفاظتی نقطہ نظر سے بٹھایا- صبح کی اذان تک محفل گرم رہی- ابتداء میں چند منٹ کی تقریر کی گئی پھر اس کے بعد ساری رات سوال و جواب- فجر کے ساتھ محفل برخاست ہوئی- نماز پڑھی اور نماز کے بعد تمام حاضرین نے بیعت فارم پر کر دیئے- فالحمدللہ-

خاکسار نے امام صاحب سے پوچھا کہ وہ مشہور جادوگر صاحبان کہاں ہیں- امام صاحب نے بتایا ساری رات تو مجلس میں موجود تھے مجلس برخاست ہونے پر اپنی بستی میں چلے گئے- خاکسار نے کہا کہ کسی کو ہمارے ساتھ بھیجیں تا کہ ہم ان سے مل آئیں- امام صاحب نے ایک بچہ ہماری رہنمائی کے لئے ہمارے ساتھ دیا اور ہم وہاں چلے گئے- بچے نے اندر جا کر ان کو اطلاع دی چنانچہ ہماری موجودگی کی اطلاع پر ان کے بڑے چھوٹے ایک قطار میں باہر نکلے مجھ سے سلام کیا اور سجدے میں گر گئے- خاکسار نے ان کو اٹھایا اور سمجھایا کہ خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے- وہاں پر اس بستی کے سب مکینوں نے بھی بیعت کر لی-

1992-93ء کے سال میں پھلوں کی تعداد بہت کم ہوگئی- سال کے آٹھ نو ماہ گزر گئے ایک ہزار تک بھی تعداد نہ پہنچی دوسری طرف حضور انور نے عالمی بیعت کی لمبی تحریک کا اعلان فرمایا حضور انور کو دعا کی درخواست کی خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمیں وقت گزرنے سے قبل مطلوبہ ٹارگٹ حاصل ہوگیا- حضور انور کی ہدایت کے مطابق کام جاری رہا اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار کی بجائے تیرہ ہزار سے زائد پھلوں سے نوازا جن میں دو ممبران پارلیمنٹ بھی تھے جو اسی سال جلسہ میں شمولیت کی غرض سے لندن گئے اور پیارے آقا سے ملاقات کے بعد بیعت کر کے آپ کے غلاموں میں شامل ہو گئے- بعد ازاں مجلس شوریٰ میں بھی شامل ہوئے جس پر حضور انور نے نہایت خوشی سے اعلان فرمایا کہ آج ایک ملک کے دو ممبران پارلیمنٹ ہماری مجلس شوریٰ کے بھی ممبر ہیں-

1996ء میں دعوت الی اللہ کی مہمات جاری تھیں پانچ لاکھ کا ٹارگٹ تھا جس میں سے نصف سے کچھ زائد حاصل کر چکے تھے اچانک خاکسار کو حادثہ پیش آ گیا اور تمام کام اپنی جگہ پر رک گئے- لندن میں حضور انور کی زیر شفقت خاکسار کا علاج ہوا- حادثہ کا نتیجہ ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق دوران علاج وفات یا شفایابی بحالت مکمل مفلوجی تھا مگر یہاں تو مسیح موعود کے خلیفہ کی دعاؤں کی قبولیت نے بالکل علیحدہ مردوں کے زندہ کرنے کا اعجاز دکھا دیا- خود ہسپتال کے ڈاکٹر نے بتایا کہ 1868ء سے ہمارا ہسپتال قائم ہے اب تک اس کیس میں پہلے مریض تم ہو جو اپنے پاؤں پر چل کر جا رہے ہو- فالحمدللہ

شفایابی کے بعد لندن سے واپسی کا وقت آیا- حضور انور سے الوداعی ملاقات کے موقعہ پر خاکسار نے عرض کیا- کہ حضور! سب دنیا جانتی ہے کہ میری یہ صحت صرف حضور انور کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے آج میں حضور سے ایک جھونگا (زائد تحفہ) مانگنا چاہتا ہوں- حضور نے فرمایا مانگو کیا مانگتے ہو!

خاکسار نے عرض کیا کہ حضور گزشتہ سال حادثہ کے باعث کام بند ہوگیا اور ہمارے ٹارگٹ میں کمی رہ گئی- براہ کرم دعا کریں کہ وہ جتنی بھی کمی رہ گئی ہے وہ آئندہ سال کے ٹارگٹ کے ساتھ بطور جھونگا خدا تعالیٰ ہمیں عطا فرما دے-

فرمایا- یہ تو بہت اچھا جھونگا ہے یہ تو جو بھی مجھ سے مانگا جائے میں دیتا چلا جاؤں-

آئندہ سال کے لئے پھر ہمیں وہی پانچ لاکھ ہی ٹارگٹ ملا کیونکہ گزشتہ سال ہم پورا نہ کر پائے تھے- حضور انور کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا نہ صرف یہ ٹارگٹ پورا ہوا بلکہ گزشتہ کو بھی بطور جھونگا پورا کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی بلکہ مزید کچھ زائد بھی عطا ہوا-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور تحریک وقف جدید

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دور خلافت کے آغاز پر ہی مورخہ 4 جنوری 1966ء کو "وقف جدید" کے سال نہم کے تعلق میں احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:-

سیدنا حضرت المصلح الموعود .... نے خدائی تحریک کے ماتحت 27 دسمبر 1957ء کو وقف جدید کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پھر 3 جنوری کو خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی ضرورت اور جماعت کی تربیت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا 'اگر وہ (یعنی جماعت) ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا- یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو-

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

وقف جدید کے تحت جہاں جہاں بھی کام شروع کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں .... میں اپنے خدا سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ احباب جماعت کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے گا- اور جماعتی ضرورتوں کے مطابق ہم وقف جدید کے کام میں وسعت پیدا کر سکیں گے-

(الفضل 15 جنوری 1966ء ص1)

اہم تنظیم

مورخہ 30 دسمبر 1966ء کے خطبہ جمعہ کے موقع پر حضور نے فرمایا:-

"ہر تحریک جو اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ (دین حق) کے لئے جماعت احمدیہ میں جاری کی گئی ہے وہ اس آیت کے ماتحت جاری کی گئی ہے کہ (-) کسی طرح افراد جماعت اور ہماری آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے والی بنیں- پس ہمیں چاہئے کہ اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ جدوجہد یا اجتہاد یا مجاہدہ ہم کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں .... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے-"

(الفضل 4 جنوری 1967ء ص4)

رحمت کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک وقف جدید کی اہمیت و عظمت اور اس کی عظیم الشان برکات کے مدنظر اسے رحمت کا دروازہ قرار دیا چنانچہ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 دسمبر 1966ء میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے- اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود .... نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا ہے-"

(الفضل 4 جنوری 1967ء ص4)

دفتر اطفال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 1966ء میں اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر تحریک وقف جدید میں دفتر اطفال کا اجراء فرمایا اور احمدی بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا- احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے- آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں-

آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی و ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ (دین حق) کو باقی ادیان پر غالب کرے گی- تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں- آج ثواب حاصل کرنے کے لئے ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے- ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منھے سپاہی بن جائیں- اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے- آمین-"

(الفضل 12 اکتوبر 1966ء)

معلمین کی خدمات

ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں معلمین وقف جدید کی خدمات نہایت شاندار اور مثالی ہیں-

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1974ء میں فرماتے ہیں:-

"پس اللہ تعالیٰ اس رنگ میں .... ہندوؤں پر بڑا فضل کر رہا ہے اور (دین حق) کی طرف وہ مائل ہو رہے ہیں- اور یہ انتظام اس وقت وقف جدید کے ماتحت ہے اور معلمین وقف جدید وہاں کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں-

اس کے علاوہ جو مختلف مقامات پر وقف جدید کے معلمین ہیں ان کے ذریعہ سے ان کی اپنی لیاقت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے- وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں- وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں- نوعمر نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھا رہے ہیں- جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں- ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے ان سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں-"

(الفضل 27 جنوری 1974ء ص4)

نظام وقف جدید

تحریک وقف جدید کے بائیسویں سال کے اعلان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 1979ء میں فرمایا:-

"وقف جدید کا نظام جماعت میں نسبتاً چھوٹی سطح پر ابتدائی تربیت کا فریضہ انجام دیتا ہے- لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ دنیا تدبیر کی دنیا ہے اور تدبیر کی دنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقاء کی دنیا ہوتی ہے اور تدریجی ارتقاء کے عمل میں لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اتنی ہی اہمیت دینا ضروری ہوتا ہے جتنی اہمیت بڑی اور اہم باتوں کو دی جاتی ہے- (دین حق) وحشی کو انسان بنانے' انسان کو بااخلاق انسان بنانے اور بااخلاق انسان کو باخدا انسان *

باقی صفحہ 6 پر

اردو کا انقلابی اور باکمال شاعر میر تقی میر

طلعت بشریٰ صاحبہ

میر تقی نام اور میر تخلص تھا۔ والد کا نام محمد علی تھا جو نہایت پرہیزگار اور متقی انسان تھے۔ ان کی نیکی و پرہیزگاری کی وجہ سے لوگ انہیں میر متقی کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد حجاز سے ہجرت کر کے دکن آئے کچھ عرصہ گجرات میں قیام کیا۔ پھر اکبر آباد (آگرہ) میں آباد ہو گئے۔

میر تقی 1722ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ میر کی والدہ آپ کی پیدائش کے بعد جلد ہی وفات پا گئیں۔ آپ کی پرورش آپ کے والد کے ایک مرید جنہیں آپ چچا کہا کرتے تھے سید امان نے کی لیکن ابھی آپ نو دس برس کے ہی تھے کہ ان کی وفات ہو گئی اور ان کی وفات کے چند ماہ بعد ہی آپ کے والد بھی وفات پا گئے۔ یوں میر بے آسرا رہ گئے۔ سوتیلے بھائی نے انہیں گھر سے نکال دیا۔

آگرہ سے دہلی آمد

میر آگرہ سے دہلی آئے۔ ایک نواب صاحب کے ہاں ملازمت کی لیکن نواب صاحب ایک جنگ میں مارے گئے ان دنوں دلی کی سیاسی و معاشرتی حالت بے حد ابتر تھی۔ مجبوراً آپ کو واپس آگرہ جانا پڑا وہاں بڑے بھائی نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ جس سے ایک بار پھر سترہ برس کی عمر میں آپ کو آگرہ چھوڑنا پڑا۔ آپ دہلی اپنے خالو سراج الدین خان آرزو جو فارسی کے مسلم الثبوت استاد تھے ان کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ خان آرزو کا گھر علم و ادب کا مرکز تھا۔ دہلی کے مشہور شعراء ان کے گھر جمع ہوتے تھے۔ ان کی صحبت میں آپ بہت جلد عمدہ شعر کہنے لگے۔ لیکن یہاں بھی سوتیلے بھائی نے چین سے نہ رہنے دیا اور خان آرزو کو آپ کے خلاف بھڑکایا۔ آخر کار میر کو یہاں سے بھی نکلنا پڑا۔

محبت بھی ناکام ہوئی۔ اس کا اظہار اس شعر میں ہوتا ہے:-

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

نواب حسام الدولہ کو ان کی دیوانگی کا علم ہوا تو اپنے پاس بلا کر علاج کروایا اور ایک روپیہ یومیہ وظیفہ بھی مقرر کیا۔ لیکن میر کو اطمینان اور سکون میسر نہ ہوا۔

دہلی کا پرآشوب دور

میر کا دور شورشوں اور فتنہ و فساد کا دور تھا۔ نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی، مرہٹوں، روہیلوں اور سکھوں کی لوٹ کھسوٹ۔ آپس کی خانہ جنگی نے افراتفری اور نفسانفسی پیدا کر دی تھی۔ دلی کی گلیوں میں انسانی خون پانی کی طرح بہتا تھا۔ یہی خون میر کے اشعار میں سمٹ آیا۔

ہم کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب میں نے
رنج و غم کتنے کئے جمع تو دیوان ہوا

چھوٹے چھوٹے نواب اور جاگیردار خودمختاری کا اعلان کر رہے تھے۔ حکومت کا خزانہ خالی ہو رہا تھا ارباب علم و فضل کو کوئی پوچھتا نہ تھا۔ میر نے تمام عمر رنج والم اور تنگدستی میں گزاری آخری عمر میں لکھنؤ گئے وہاں آپ کی شاعری کی دھوم مچ گئی۔ نواب آصف الدولہ نے 300 روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ زندگی آرام سے بسر ہونے لگی۔ لیکن تمام عمر کے صدمات نے آپ کے مزاج کو چڑچڑا بنا دیا تھا۔ اپنی طبیعت کی خودداری اور چڑچڑے پن کی وجہ سے نواب صاحب سے ناراض ہو کر علیحدہ ہو گئے۔ طبیعت میں خودداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس لئے نہایت مفلس ہو گئے۔ نوبت فاقوں تک پہنچ گئی لیکن پھر بھی بھول کر دربار کا رخ نہ کیا۔ آخری تین سالوں میں جوان بیٹی اور بیوی کی موت نے صدمات میں مزید اضافہ کر دیا۔ 1810ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

میر کی شاعری

میر نے غزل مثنوی مرثیہ، قصیدہ اور رباعی مختلف اصناف سخن کو وسیلہ اظہار بنایا۔ واسوخت اور مثلث و مربع کی اصناف کو اردو میں رواج دینے کا سہرا میر کے سر ہے۔ غزل گوئی کے اعلیٰ مقام پر پہنچے جس کا بڑے بڑے شاعروں نے اعتراف کیا ہے مثلاً مرزا محمد رفیع سودا جو میر کے ہمعصر بھی تھے کہتے ہیں:-

سودا تو اس زمیں میں غزل در غزل ہی کہہ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرح

حضور انور کا خراج تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اردو کلاس میں میر کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

''میر کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے سے اس طرح اونچے نکلے ہیں کہ زمانہ نیچے دکھائی دیتا ہے۔ اونچا بھی اور آگے بھی نکل گئے۔ میر کے شعر پڑھیں تو لگتا ہے آج ہی کسی نے کہے ہیں زبان ایسی چست اور اعلیٰ درجہ کی کہ انسان یہ سوچتا بھی نہیں کہ اتنے پرانے زمانے کی اردو اتنی اچھی ہو گی۔ تو بعض لوگ زمانہ بناتے ہیں۔ زمانہ ان کو نہیں بناتا میر ان شاعروں میں سے تھے جن کو زمانے نے نہیں بنایا۔ انہوں نے زمانہ بنایا۔ اردو کے اوپر اپنی ایک چھاپ ڈالی ہے اور وہ پھر کبھی نہیں مٹ سکتی جو مرضی آ جائے جتنے چوٹی کے شاعر آ جائیں مگر میر تقی میر نہیں بن سکتا۔

ذوق کہتا ہے

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

چوٹی کے شعراء نے بڑا زور مارا ہے کہ میر بن سکیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا میر کی باتیں ہی الگ اس کے چٹکلے ہی الگ۔ ہر مصرعہ عجیب طرح سے بولتا ہوا زندہ ہے۔ (الفضل 20 نومبر 1998ء)

میر خود ایک جگہ کہتے ہیں۔

گئی عمر در بند فکر غزل
سو اس فن کو ایسا بڑا کر چلے

غالب نے میر کی عظمت کا اعتراف کچھ یوں کیا ہے۔

ریختہ کے تم ہی استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

اور

غالب اپنا تو عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

حسرت موہانی نے کچھ یوں کہا ہے کہ

شعر اپنا بھی بہت خوب، لیکن حسرت
میر کا شیوہ گفتار کہاں سے لاؤں

ان اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ میر کو اردو شاعری میں کس قدر بلند مقام حاصل ہے میر کو خود بھی اپنے اعلیٰ و منفرد انداز کا پوری طرح احساس تھا وہ خود کہتے ہیں

پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ
مدت رہیں گی یاد یہ باتاں ہماریاں

دوسری جگہ کہا

سارے عالم پہ ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

غزل کے پیکر میں جس قسم کے جذبات و خیالات کا اظہار کیا جا سکتا ہے میر کی شاعری اس کی زندہ مثال ہے انہوں نے غزل کے ذریعہ سے اردو کو عاشقانہ شاعری کا اسلوب سکھایا۔ صنف غزل جس قسم کے دردوسوز اور حزن و غم کی متقاضی ہے میر کو وہ انداز بدرجہ اتم ودیعت ہوا۔ پھر انہوں نے صنف غزل کو وہ شائستہ دھیما لب و لہجہ عطا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ میر نے واردات قلبی کی نہایت خوبصورت عکاسی کی ہے بچپن سے موت تک کے سفر میں جو جو آلام برداشت کئے اور جو حوادث ان کے گرد و پیش میں رونما ہوئے ان سب کو اپنی ذات میں سمو یا زمانے کے غم کو اپنا ذاتی غم بنایا اور اپنے ذاتی غم کو اس انداز سے بیان کیا کہ اس میں آفاقیت پیدا ہو گئی۔ اس میں ان کی بچپن کی تربیت کا بھی بہت بڑا دخل تھا پھر وہ فطرتاً بھی دوربین واقع ہوئے۔ غم عشق اور غم روزگار چکی کے دو پاٹوں میں پستے رہے اور اپنے درد و کرب کو اشعار میں ڈھالتے رہے۔

میر کی شاعری کے بعض نمونے

میر کے کلام میں سادگی۔ بے ساختگی سلاست روانی اور شائستگی کے عناصر موجود ہیں۔ ان کے اشعار زباں سے نکلتے ہی دل میں اتر جاتے ہیں۔

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

یاد اس کی اتنی خوب نہیں میر باز آ
ناداں پھر وہ جی سے بھلایا نہ جائے گا

میر کے اشعار سوز و گداز اور درد کی تصویریں ہیں وہ اپنے درد و غم، مایوسیوں اور ناکامیوں کو اپنے اشعار میں بار بار بیان کرتے ہیں۔

مستقل روتے ہی رہیے تو بجھے آتش دل
ایک دو آنسو تو اور آگ لگا جاتے ہیں

میر مشکل سے مشکل مضمون کو چند لفظوں میں نہایت خوش اسلوبی سے بیان کر جاتے ہیں۔ بعض اشعار میں ایک جہاں پوشیدہ ہوتا ہے۔

کہا میں نے کتنا ہے گل کا ثبات
کلی نے یہ سن کر تبسم کیا

صبح تک شمع سر کو دھنتی رہی !!!
کیا پتنگے نے التماس کیا

میر کی تشبیہات اور استعارات عام فہم ہیں۔ ان کی سادگی دل موہ لیتی ہے۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

میر ان نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے
دل ہے گویا چراغ مفلس کا

میر کے کلام میں سہل ممتنع کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ مگر اس سادگی میں بھی پرکاری ہے۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34511 میں حبیب سلمٰی زوجہ شیخ نعیم احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 164 گرام مالیتی -/75000 روپے- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ حبیب سلمٰی زوجہ شیخ نعیم احمد دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سجاد احمد خالد ولد شیخ عبدالعزیز دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صدیق ولد شیخ محمد عبداللہ دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 34512 میں خالدہ عفت بنت محمد رفیع خان شہزادہ قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/36000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ خالدہ عفت بنت محمد رفیع خان شہزادہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خان شہزادہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری لئیق احمد عابد ولد چوہدری بدرالدین دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 34513 میں مبشرہ بشارت زوجہ بشارت احمد قوم کلیار پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے- طلائی زیورات وزنی 153 گرام 200 ملی گرام مالیتی -/72500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ مبشرہ بشارت زوجہ بشارت احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالشکور وصیت نمبر 21123 گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709

مسل نمبر 34514 میں محمودہ سعدیہ بنت چوہدری رشید احمد زیروی قوم دھاولہ جٹ پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی ٹاپس وزنی 800 ملی گرام مالیتی -/450 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ محمودہ سعدیہ بنت چوہدری رشید احمد زیروی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سفیر احمد قریشی ولد نذیر احمد قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 فرحت حیات وصیت نمبر 32234

مسل نمبر 34516 میں شکیلہ باسط بنت جمال الدین پیشہ جاب چیڑ عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شکیلہ باسط بنت جمال الدین دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد عابد ولد بدرالدین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف وصیت نمبر 26665

مسل نمبر 34517 میں شیخ محمد ایوب ولد شیخ محمد یعقوب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان رقبہ 11 مرلے واقع 31/19 دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی -/400000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد شیخ محمد ایوب ولد شیخ محمد یعقوب دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان وصیت 17545 گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد ولد محمد علی دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34518 میں محمد صادق طیب ولد عظمت اللہ قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد صادق طیب ولد عظمت اللہ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387 گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد وصیت نمبر 26440

بقیہ صفحہ 4

بنانے آیا ہے- (دین حق) کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات اور اس کے احکام میں کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں ہے جسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکے- سارے ہی احکام پر .... کما حقہ عمل کرنا ضروری ہے- اور اس لحاظ سے وقف جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے- لیکن ہے بہت ضروری اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے- لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر اس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے-"

(الفضل 6 جنوری 1979ء ص 1)

بقیہ صفحہ 5

میر کی غزل خواہ چھوٹی بحر کی ہو یا طویل بحروں والی اس کی سادگی جوش روانی، بندش کی چستی اور ترنم برقرار رہتا ہے۔

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

میر کے ہاں خطابیہ انداز کے شعر بھی ملتے ہیں کبھی وہ خود کو مخاطب کرتے ہیں کبھی کسی دوسرے فرد، منظر یا مظہر کو مخاطب کرتے ہیں۔ ان کا یہ انداز بھی کلام میں اک طرفہ لطف پیدا کرتا ہے۔

چلتے ہو تو چمن کو چلیئے سنتے ہیں کہ بہاراں ہے
پات ہرے ہیں پھول کھلے ہیں کم کم بادوباراں ہے

اگرچہ میر کو زندگی میں وہ عزت ومقام نہ ملا۔ جس کے وہ اہل تھے۔ لیکن پھر بھی وہ ناامید نہ تھے اور لکھتے ہیں کہ:-

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز
تا حشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم سید انوار احمد تبسم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بھائی مکرم سید بشارت احمد صاحب کو 18 نومبر 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام سبیکہ تبسم تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم سید محمد لیٰسین شاہد صاحب گھٹیالیاں کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد مرزا صاحب ٹالی سندھ کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی صحت و تندرستی والی لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ خادمہ دین اور نیک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی منجھلی بیٹی مکرمہ نصیرہ منصور صاحبہ کی چھوٹی بچی مناھل منصور بنت مکرم منصور احمد صاحب اب ماشاء اللہ ایک سال کی ہو چکی ہے مگر ابھی تک قوت سماعت سے محروم ہے جس کی وجہ سے گویائی کے بھی قابل نہیں ہے۔ احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اللہ کریم اپنے فضل سے معجزانہ طور پر بچی کی شنوائی اور گویائی دونوں بحال فرما دے اور بچی نیک قسمت صالحہ اور خادمہ دین ہو۔

مکرم مرزا مظفر محمود اشرف صاحب سیکرٹری تحریک جدید شہر و ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا یرقان کے بعد اعصابی کھچاؤ۔ کمزوری اور خون کی کمی کے عوارض میں مبتلا ہے احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم کرامت اللہ صاحب کارکن کمیٹی آبادی لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ مکرم طلحہ احمد انور ولد مکرم عابد انور خادم صاحب عمر ڈیڑھ سال U.K میں سردی لگنے سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے دو بچے بھی بیمار رہ چکے ہیں۔ سب کیلئے دعا درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ مکرم اسد اللہ خاں آف جوڑیاں کلاں بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم ظفر احمد صاحب ولد مکرم علی محمد ورک صاحب آف شیخوپورہ بعارضہ کالا یرقان نواز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

مکرم غلام نبی صاحب دارالیمن وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ گردوں میں پتھری کی وجہ سے عنایت اللہ ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔

مکرمہ یاسمین ریاض صاحبہ حلقہ محمود آباد کراچی لکھتی ہیں میری چھوٹی بہن مکرمہ مسرت طاہر صاحبہ کے گردے کا آپریشن لندن کے ایک ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب کرے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب محمود آباد کراچی لکھتے ہیں میرے والد مکرم ماسٹر حمید احمد بٹ صاحب گزشتہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے والد صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹیو سائنسز یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے مندرجہ ذیل سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- ماسٹر آف پبلک ایڈمنسٹریشن
2- ماسٹر آف ہیومن ریسورس مینجمنٹ
3- ماسٹر آف مارکیٹنگ
4- ماسٹر آف فنانس
5- ماسٹر آف ہیلتھ ایڈمنسٹریشن
6- PGD ان ہیومن ریسورس مینجمنٹ
7- PGD ان ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ
8- PGD ان مینجمنٹ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی -

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ماسٹر پروگرام کیلئے 14 دسمبر مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ PGD کیلئے داخلہ فارم 31 دسمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 25 نومبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی فارمیسی (B.Pharmacy) کے چار سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 21 دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24 نومبر 2002ء دیکھئے۔

Comsats انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد، لاہور، واہ کینٹ، ایبٹ آباد نے بیچلرز ان کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر انجینئرنگ، ریاضی، بزنس ایڈمنسٹریشن، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ماسٹرز ان کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویئر انجینئرنگ بزنس ایڈمنسٹریشن، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ٹیلیکمیونیکیشن انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24 نومبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	30-نومبر	زوال آفتاب	11-57
ہفتہ	30-نومبر	غروب آفتاب	5-07
اتوار	یکم دسمبر	طلوع فجر	5-23
اتوار	یکم دسمبر	طلوع آفتاب	6-48

حکومت بچانے کیلئے ق لیگ کے مذاکرات متحدہ قومی موومنٹ کی جانب سے حکومت کی حمایت ترک کر کے اپوزیشن میں بیٹھنے کے اعلان کے بعد جمالی حکومت بچانے کیلئے مسلم لیگ (ق) اور مجلس عمل کے درمیان باضابطہ مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین اور فضل الرحمٰن میں مذاکرات ایک گھنٹے تک جاری رہے۔

صورتحال جلد بہتر ہو جائے گی وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ وہ ملک کی تعمیر و ترقی اور جمہوری استحکام کیلئے دوسری جماعتوں کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ وہ اسلام آباد میں صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ کا جو اعلان میں نے سنا ہے وہ یہ ہے کہ وہ صوبے میں اپوزیشن میں بیٹھیں گے اگر ان کی گورنمنٹ نہ بنی۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے ساتھ بات چیت ابھی جاری ہے۔ سب کے ساتھ ہماری بات چیت جاری ہے۔ صورتحال جلد بہتر ہو جائے گی، سیاست میں ڈائیلاگ ختم نہیں ہوتے۔ اگر ایسا کیا جائے تو ڈیڈ اینڈ ہو جاتا ہے۔

ضلعی حکومتی نظام ختم نہیں ہوگا گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ضلعی حکومتوں کے متعلق ارکان اسمبلی کے تحفظات و اعتراضات اپنی جگہ لیکن ضلعی حکومتی نظام ختم نہیں ہوگا۔ تمام ضلعی حکومتیں بدستور کام کرتی رہیں گی بلکہ اب وفاقی و صوبائی اور ضلعی تینوں حکومتیں باہمی افہام و تفہیم سے کام کریں گی۔ لوگوں کے مسائل حل اور ان کی پریشانیاں دور کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم غریبوں کیلئے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح صدر مشرف نے منتخب حکومت کو تمام اقتدار و اختیار سونپ دیئے ہیں اسی طرح وہ بھی پنجاب میں نئی منتخب ہونے والی حکومت کو اقتدار سونپ دیں گے۔ یہ پاور شیئرنگ نہیں بلکہ ٹرانسفر آف پاور ہے وہ ذاتی نمائش نہیں چاہتے وہ جو کچھ بھی کریں گے عوام اور صوبے کے مفاد میں کریں گے۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی ٹیکنالوجی کسی دوسرے ملک کو منتقلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی میڈیا میں پاکستان دشمن لابی پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ پاکستان نے ایٹمی ٹیکنالوجی کی عدم منتقلی کے سلسلہ میں تمام ممکنہ قانونی اور انتظامی اقدامات کر رکھے ہیں اور عالمی برادری کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے تمام بین الاقوامی ضابطوں کی پابندی کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دی نیوز چینل کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔

عیدالفطر کی تعطیلات حکومت نے عیدالفطر کے موقع پر 5 تا 7 دسمبر (جمعرات، جمعہ، ہفتہ) تعطیلات کا اعلان کیا ہے یہ بات وزارت داخلہ کے پریس ریلیز میں کہی گئی ہے۔

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 9 ارب ڈالر کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ سٹیٹ بنک نے اعلان کیا ہے کہ 25 نومبر کو زرمبادلہ کے ذخائر 8 ارب 95 کروڑ 6 لاکھ ڈالر تھے ان میں 6-ارب 78 کروڑ 8 لاکھ ڈالر سٹیٹ بنک کے پاس اور 2-ارب 16 کروڑ 98 لاکھ ڈالر دوسرے بنکوں کے پاس ہیں۔

صدر اور بے نظیر بھٹو میں مفاہمت کراؤں گا وفاقی وزیر دفاع اور پیپلز پارٹی پیٹریاٹ کے چیئرمین راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ ان کے گروپ کی طرف سے حکومت کی حمایت کے فیصلے کو بے نظیر کی آشیرباد حاصل نہیں بلکہ ہم نے یہ فیصلہ اپنی سوچ کے تحت کیا۔ تاہم بے نظیر بھٹو اب بھی میری لیڈر ہیں اور میں بے نظیر بھٹو اور صدر مشرف میں مفاہمت کراؤں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر مشرف نے کہا کہ آپ حمایت نہ کرتے تو اگلے روز سسٹم ختم کرنے والا تھا۔

کینیا کے اسرائیلی ہوٹل پر حملہ 15 ہلاک کینیا کے شہر ممباسا میں اسرائیلی ہوٹل پیراڈائز میں کار بم دھماکے کے نتیجہ میں 15 افراد ہلاک اور 80 زخمی ہو گئے۔ یہ ہوٹل ایک اسرائیلی باشندے کا ہے اور سیاحوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ ایک کار میں تین خودکش حملہ آوروں نے ہوٹل پر اپنی کار گیٹ کے ساتھ ٹکرا دی جس سے خوفناک دھماکہ ہوا اس وقت سیاحوں کی تین بسیں ہوٹل میں داخل ہو رہی تھیں۔

اسرائیلی مسافر طیارے پر میزائل حملہ کینیا کے شہر ممباسا سے تل ابیب جانے والے اسرائیلی مسافر طیارے پر میزائلوں سے حملہ کیا گیا تاہم تین میزائل طیارے کے قریب سے گزرے جس سے طیارہ محفوظ رہا۔ جہاز میں 270 مسافر سوار تھے۔ اس حملے کی وجہ سے اسرائیلی پروازیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ دشمن کا جائزہ لے رہے ہیں اس کو معاف

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
قند شفاء:- نزلہ زکام اور خراش گلو کے لئے
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر حب سعال: کھانسی خشک وتر کے لئے چوسنے کی گولیاں
شربت شرفہ:- کھانسی اور امراض سینہ کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نہیں کیا جائے گا- کار بم دھماکے کی ذمہ داری ایک فلسطینی تنظیم آرمی آف فلسطین نے قبول کی ہے ان دھماکوں کی وجہ سے جرمنی نے اپنے ایئر پورٹس پر سخت حفاظتی اقدامات کر دیئے ہیں- جرمن وزیر داخلہ نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بین الاقوامی دہشت گردی کا اب بھی سنگین خطرہ موجود ہے-

اسرائیل میں پولنگ اسٹیشن پر حملہ 6 ہلاک

یروشلم کے نزدیکی قصبے بیت السفیان میں نامعلوم افراد نے لیکوڈ پارٹی کے انتخابی پولنگ سٹیشن پر فائرنگ کر دی جس سے 6 اسرائیلی ہلاک ہو گئے- پولیس کی جوابی فائرنگ سے دو حملہ آور بھی جاں بحق ہوئے- ایک تنظیم الاقصیٰ شہدا بریگیڈ نے حملہ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے-

اسلحہ انسپکٹروں نے ابتدائی مرحلہ مکمل کر لیا

عراق میں اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں نے ابتدائی کام مکمل کر لیا ہے- انسپکٹروں نے کہا کہ ہمیں عراق کی طرف سے مکمل تعاون مل رہا ہے اور عراقی حکام نے تمام مقامات تک جانے کی اجازت دی ہے پہلا مرحلہ تسلی بخش رہا ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو تباہ کن ہتھیاروں کی تیاری میں معاون ہو- ادھر چین نے بھی اس عمل پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ اس سے جنگ کے خطرہ کو ٹالا جا سکتا ہے- چین کے ترجمان نے کہا کہ اگر ضرورت ہوئی تو چین بھی اپنے اسلحہ انسپکٹر پیش کریگا-

فلپائن میں کئی سفارتخانے بند

دہشت گردی کے پیش نظر فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں کئی عالمی سفارتخانے بند کر دیئے گئے- آسٹریلیا کے بعد کینیڈا نے بھی سفارتخانہ بند کر دیا جبکہ یورپی یونین کا سفارتی کمیشن بھی کام بند کر رہا ہے-

ترک حکومت نے اعتماد کا ووٹ لے لیا

ترکی میں قائم ہونے والی حکومت نے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی کے وزیراعظم عبداللہ گل نے 516 کے ایوان میں 346 اراکین کی حمایت حاصل کی- ان کی مخالفت میں صرف 170 ووٹ آئے-

شیرون پارٹی لیڈر منتخب

اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون اپنی لیکوڈ پارٹی کے سربراہ منتخب ہو گئے- شیرون نے وزیر خارجہ نیتن یاہو کو ہرایا- شیرون نے 61 فیصد جبکہ نیتن یاہو نے 37 فیصد ووٹ حاصل کئے-

وقف جدید کو مضبوط کرو- ہمت کرو خدا برکت دے گا-
(حضرت مصلح موعود)

الفضل کے خریدار متوجہ ہوں

جو خریدار الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ نومبر 2002ء مبلغ -/75 روپے ہے بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں- (مینیجر روز نامہ الفضل)

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا- دانتوں کا ہلنا- دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا- منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph: 04624-212434, Fax: 213966

ہومیو پیتھک پریکٹیشنر حضرات کیلئے خوشخبری

ملکی و غیر ملکی ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز، پوٹینسی، الیکٹرو ہومیو پیتھک پوٹینسی و بچلیاں، باخ فلاور، گولبیاں و ڈسکس، شوگر آف ملک، نصابی و غیر نصابی کتب نیز پولٹری و حیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں-

نصرل ہومیو پیتھک ڈرگ ہاؤس

ضرورت برائے

ہومیو پیتھک لیڈی ڈاکٹر

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

میں ایک تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے خواہشمند لیڈی ڈاکٹر رابطہ کریں

فون: 042 - 6316626

موبائل: 0300-8466611

معقول تنخواہ دی جائے گی

ایڈریس: 86 علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک

نیشنل الیکٹرونکس

واشنگ مشین- گیزر، کوکنگ رینج، T.V، فریج، ڈاؤلینس، پیل ویوز، فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے بااعتماد ادارہ- احمدی احباب کیلئے خاص رعایت- ہم آپ کے منتظر ہوں گے

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ- لاہور فون نمبر 7223228-7357309

With New Digital Technology

UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

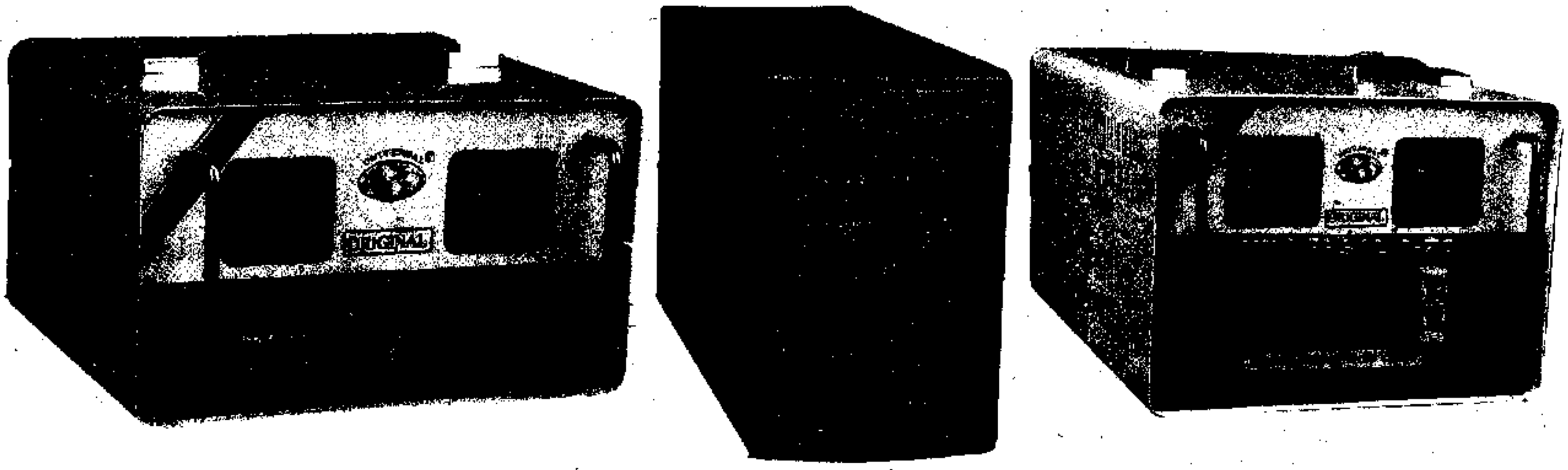

UNIVERSAL® TRADEMARK

Voltage Stab... fridge, freezer
computer, fa... otocopy machine
air condition...
DC/AC Inver... 0W, 650W, 1000W

® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439

Dealer:Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah